اور بنوایا ---- شاید حکیم سعید جیسے سعید انسان کی قربانی سے کراچی اس ظلم اور طغیان سے نجات پانے کی راہ پر گامزن ہو جائے جس کی تاریکیوں میں روشنیوں کا یہ شہر ڈوبا ہوا ہے اور معصوم انسان روز لقمہ اجل بن رہے ہیں۔ وہ جو تحریک پاکستان کا ہراول دستہ تھے آج انھی کی اولاد میں سے کچھ عناصر پاکستان کو عصبیتوں کی تلوار سے پارہ پارہ کرنے میں مشغول ہیں۔ اگر حکیم سعید کا خون سوئے ہوئے ضمیروں کو بیدار کر دے، آنکھوں پر سے عصبیت کے پردوں کو چاک کر دے اور کراچی کے غیور شہریوں کو ظالموں کو پہچاننے اور ان سے نجات پانے اور مظلوموں کی داد رسی کے لیے اٹھ کھڑے ہونے کی توفیق اور ہمت دلا سکے تو حکیم سعید جتنا زندگی میں کامیاب رہے، اس سے زیادہ کامیاب اپنی شہادت کے بعد رہیں گے۔

مولانا صدر الدین اصلاحیؒ ---- ایک تاثر

ڈاکٹر عبدالمغنی

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے ابتدائی رفقائے کار میں نمایاں مقام رکھنے والے، مولانا صدر الدین اصلاحی ۱۳ ار نومبر ۹۸ کو اپنے آبائی گاؤں پھول پور (اترپردیش، بھارت) میں ۸۲ سال کی عمر میں اپنے رب سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پوری دنیا میں اور خصوصاً برعظیم پاک و ہند میں غلبہ دین کی جدوجہد کرنے والوں کے لیے ان کا نام، ان کی تصنیفات کی وجہ سے ایک معروف اور جانا پہچانا نام تھا۔ ترجمان القرآن کے اولین دور میں ان کے معرکہ آرا مقالات مسلمان اور امامت کبریٰ اور نکاح کے اسلامی قوانین شائع ہوئے۔ وہ نوجوانی ہی سے جماعت اسلامی میں شامل ہو گئے اور اپنی غیر معمولی صلاحیتوں اور خدمات کی وجہ سے جماعت کی اہم ذمہ داریاں سنبھالیں۔ متعدد مواقع پر قائم مقام امیر اور قیم جماعت اسلامی ہند رہے۔ ۱۹۵۴ میں چھ ماہ کے لیے امیر جماعت بھی رہے۔ ۱۹۹۴ تک مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن رہے۔ ان کا خصوصی میدان تصنیف و تالیف تھا۔ ان کی رہنمائی میں ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی نے درخشاں علمی روایت قائم کی۔ وہ خود ۲۵ سے زائد کتابوں کے مصنف تھے، جن کا تحریک اسلامی کے کارکنوں کی تربیت میں نمایاں کردار ہے۔ صرف اساس دین کی تعمیر ہی نے معلوم نہیں کتنی زندگیوں کی تعمیر کی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے، ان کی بہت اچھی مہمان داری کرے اور ان کی کتب کے صدقہ جاریہ کا اجر انھیں پہنچتا رہے۔

حسن اتفاق سے تحریک اسلامی کے معروف ادیب اور دانش ور ڈاکٹر عبدالمغنی ان دنوں بھارت سے آئے ہوئے ہیں۔ انھوں نے ہماری درخواست پر ایک مختصر تاثر لکھا ہے جو شکریے کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

مولانا صدر الدین اصلاحی مرحوم ایک دینی مکتب فکر اور مدرسۃ العلوم کے اہم ترین نمایندوں میں سے ایک تھے۔ وہ زندگی بھر تصنیف و تالیف کے ذریعے اسلام کی تبلیغ میں منہمک رہے۔ دینی علوم کے ایک بہت بڑے عالم ہونے کے ساتھ ساتھ وہ دینی علوم کے معلم اور علما و مصنفین کے مربی بھی تھے۔ شخصی طور پر ان کا کردار ضبط نفس، بے غرضی اور صبر و تحمل کا ایک اعلیٰ نمونہ تھا۔ وہ اپنے نقطہ نظر پر اصرار کرنے کے باوجود اجتماعی نظم و ضبط کے قائل اور اس پر کاربند رہے۔ انھوں نے اختلاف رائے کو اپنی انفرادیت کا مسئلہ نہیں بنایا۔ جماعتی اصول و ضوابط کی پابندی اور اطاعت امیران کا شیوہ رہا۔ ان کی یہ خوبی انھیں بعض ہم عصر اور ہم مشرب رفیقوں سے ممتاز کرتی ہے اور نئی نسل کے لیے ایک نمونہ عمل ہے۔

موصوف نرم دم گفت و گو، گرم دم جستجو تھے۔ وہ بہت خاموشی سے اپنے علمی و تصنیفی مشاغل میں یک سوئی کے ساتھ مصروف رہے۔ صحت کی خرابی بھی ان کے اس مشغلے میں زیادہ خلل انداز نہ ہوئی۔ اس معاملے میں ان کی استقامت اور استواری بہت نمایاں اور سبق آموز تھی۔

میری نگاہ میں مولانا صدر الدین مرحوم کا اہم ترین کارنامہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ کی مبسوط تفہیم القرآن کا خلاصہ ہے۔ اس کی جامعیت اور حسن ترتیب نے آج کی مصروف زندگی میں عام اصحاب ذوق کے لیے تفہیم القرآن کے مطالعے میں بڑی سہولت پیدا کر دی اور اس طرح اس عظیم الشان تفسیر کو بکثرت ان اہل علم تک پہنچا دیا جو عدیم الفرصت ہیں۔ اس سے تفسیر کی عام مقبولیت میں اضافہ بھی ہوا۔

ان علمی و دینی خدمات کے لیے مولانا صدر الدین اصلاحی مرحوم ان شاء اللہ ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے ع

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را